

#### Tanāzur

Volume: 1, Issue: 1, Jan-Jun: 2020

Homepage: <a href="http://tanazur.com.pk/index.php/tanazur/index">http://tanazur.com.pk/index.php/tanazur/index</a>

**Article:** 

نظام مواصلات سے متعلق فقہی مسائل اور معاصر فتاوی: تحقیقی مطالعہ

Jurisprudential Issues and Contemporary Fatwas on Communication Systems: A Research Study

**Author(s) & Affiliation:** 

Raza Jamal

M. Phil ITC, University of Management and Technology, Lahore Rockybaba091@gmail.com

**Abdullah Younus** 

Lecturer, National Textile University, Faislabad Abdullahyounus88@gmail.com

Published: Jan-Jun: 2020

Citation: Jamal, Raza and Abdullah Younus, "Jurisprudential Issues and

Contemporary Fatwas on Communication Systems: A Research

Study." Tanāzur, 1, no.1, Jan-Jun (2020): 1–13.

**Publisher** Institute of Religious Perspectives, Lahore Pakistan

**Information:** 

#### (2)

# نظام مواصلات سے متعلق فقہی مسائل اور معاصر فناوی: تحقیقی مطالعہ

Jurisprudential Issues and Contemporary Fatwas on Communication Systems: A Research Study

#### **Abstract:**

The history of the means of transportation is adorned with the latest developments. Due to the modern technology in the means of transportation, people have been able to travel more and more and explore other areas and increase their influence in large areas. In the early days, cloth was wrapped around the feet, for long journeys, then shoe was invented, with which people traveled long distances. Over time, progress was made and new inventions were made and thanks to these Sir, who has worked on new ways to increase the efficiency of transportation and minimize spending on it. This article discusses the fighi issues regarding transportation and means of communication in the light of contemporary fataawas as well as the Islamic history of transportation.

**Keywords:** Fiqh Approach, Halal Logistic, Innovative, Talfiq and Takhayyur, Transportation and Islam.

#### تمهيد:

وسائل نقل وحمل یاذرائع نقل وحمل سے مراد نقل وحمل کے لئے استعال کئے جانے والے تمام طریقے ،اسلوب اور راستے ہیں۔ہوابازی زیمنی نقل وحمل جس میں ریل، سڑک وپرے سڑک نقل وحمل (Off road transport) اور بحری نقل وحمل شامل ہیں سب سے زیادہ استعال ہونے والے نقل وحمل کے وسائل ہیں ۔دوسرے ذرائع بھی موجود ہیں جیسے کہ نگخلوط (Pipelines)،طنابی نقل وحمل ( عمل وحمل کا حامل ہوتا ) اور خلائی نقل وحمل کا خامل ہوتا ( Space Transport ) اور خلائی نقل وحمل کا خامل ہوتا ہوتا کے جو سیلہ نقل وحمل بنیادی طور پر مختلف تکنیکی حل کا حامل ہوتا ہوا رکچھ وسائل کو الگ ماحول کی ضرورت ہوتی ہے، ہر ذریعہ نقل وحمل کا اپنا نیزادی ڈھانچے ، ناقلات اور تشخیلات اور اکثر او قات اپنے منفر د قواعد ہوتے ہیں۔ ایک سے زیادہ وسائل کو استعال کرنے والے نقل وحمل کو بین الوسیل (Intermodal) کہا جاتا ہے۔ درائع آمدور فت کی تاریخ کی ابتداء بہت قدیم ہے ، انسان کے جوتے سے نثر وع ہوا یہ سفر آہتہ آہتہ ترقیوں کی راہ ہموار کرتا ہوا ہوائی جہاز تک رسائی حاصل ہوئی۔ ذرائع مواصلات کی قدیم ہارتے کی ارب میں Ander Frank کستے ہیں کہ:

The history of transport is largely one of technological innovation. Advances in technology have allowed people to travel farther, explore more territory, and expand their influence over larger and larger areas. Even in ancient times new tools such as foot coverings, skis and snowshoes lengthened the distance that could be travelled. As new inventions and discoveries were applied to transport problems, travel time decreased while the ability to move more ad larger loads increased. Innovation continues as transport researchers are working to find new ways of reduce costs and increase transport efficiency.<sup>1</sup>

" یعنی کہ ذرائع آمدور فت کی تاریخ جدید ترقیوں کے ساتھ آراستہ ہے، ذرائع آمد ور فت میں جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے لوگ زیادہ سے زیادہ سفر کرنے اور دوسرے علاقوں کو تلاش کرنے اور بڑے بڑے علاقوں میں اپنااثر ورسوخ بڑھانے پر قادر ہوئے۔ابتدائی

<sup>1</sup> Andre Gander Frank, **Reorient: Global Economy in the Asian Age** (Los Angles: University of California Press, 1994), 5.

زمانے میں تو پیروں پر کپڑالپیٹاجا تاتھا، لمباسفر کرنے کے لئے پھراسکے بعد جو تاایجاد ہوا، جس سے لوگوں نے لمبے لمبے سفر کئے۔وقت کے ساتھ ساتھ ترقی ہوئی اور نت نئی ایجا دات ہوئیں اور اسکا سہر اان لوگوں کے سر ہے، جنہوں ذرائع آمدور فت کی کار گردگی بڑھانے اوراس پر خرچ کم سے کم لگانے کے نئے نئے طریقوں سے کام کیا"۔

4500-3300 BC (Copper Age) invention of the potter's wheel earliest solid wooden wheels (disks with a hole for an axle) earliest wheeled vehicles domestication of the horse.3300-2200 BC (Early Bronze Age) and also 2200-1550 BC Middle Bronze Age invention of the spoked wheel and the chariot.<sup>2</sup>

"کانسی کے دور میں 4500 سے 3300 کے در میان ٹائر کی ایجاد ہوئی، 3300 سے 2200 قبل قبل مسے ابتدائی کانسی کا دور ہے جس میں لکڑی کے یہیے کی ایجاد ہوئی، 1500 قبل مسے میں نمایاں یہیے کی ایجاد ہوئی"۔

انسان نے زمینی سفر کے ساتھ بحری سفر بھی اختیار کیا، جسکی تاریخ مختلف مصنفین نے اپنی اپنی کتب میں ترتیب دی، کشتی کاسفر بھی قدیم تاریخ میں انسان نے زمینی سفر کے ساتھ بحری سفر بھی قدیم تاریخ مختلف مصنفین نے اپنی گیا: سے ہی ہے، جو کہ Stones Ages سے شروع ہو تا ہے جیسا کہ تنوں کی کشتی سے شروع ہو کر ترقی کرتا ہوا، بڑے بڑے بحری بیڑوں تک بہنے گیا:

In the stone ages primitive boats developed to permit navigation of rivers and for fishing in rivers and of the coast.it has been argued that boats suitable for a significant sea crossing were necessary for people to reach Australia an estimated 40000 -45000 years ago. With the development of civilization vessels evolved for expansion and generally grew in size for trade in war.in the Mediterranean, galleys were developed about 3000 BC. Polynesian double hulled sailing vessels with advance ringing were used between 1300 BC and 900 BC by the Polynesian progenies of the Lapita culture from the Bismarck archipelago east to Micronesia and eventually Hawaii. galleys were eventually rendered obsolete by ocean going sailing ships such as the Arabic caravel in the 13<sup>th</sup> century, the Chinese treasures ship in the early 15<sup>th</sup> century and the Mediterranean man of war in the late 15<sup>th</sup> century.<sup>3</sup>

الیعنی کہ گھوڑوں پر سفر کرنے کے بعد جوذرائع آمدور فت میں ترقی ہوئی وہ کشتی کا سفر ہے۔ سٹون اجیز میں ماہی گیری کے لئے اور دریا عبور کرنے کے لئے ایک تخیینے کے مطابق 40000 سال قبل 45000 سال قبل کرنے کے لئے ایک تخیینے کے مطابق 40000 سال قبل 3000 سال قبل در ختوں کے پتوں کو جوڑ کر جو کشتی بنائی گئی وہ تقریبا 3000 قبل در ختوں کے پتوں کو جوڑ کر جو کشتی بنائی گئی وہ تقریبا 3000 قبل مسیح کے در میان ما کمرونیہ تک ارگیبلا گوسے تقریبا 6000 کلو میٹر سفر کشتیوں پر کیا گیا۔ پھر ان کشتیوں کو بالا خراع ابی تہذیب نے تیر ہویں صدی میں ترک کر دیا گیا، اور پندرویں صدی میں چینیوں کا بحری سفر شروع ہوا، اور انکے جہازوں کی وجہ ہے۔ ان کشتیوں کو چھوڑد باگیا"۔

#### مواصلات اور تاریخ اسلامی:

ایک زمانہ میں آپ کے پاس دس گھوڑے تھے۔" سکب"نامی گھوڑے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ اُحد میں سوار تھے،ایک گھوڑے کانام لزاز تھا، جس کو شاہ اسکندریہ مقوقس نے ہدیۃ جمیعاتھا، باقی گھوڑوں کے نام یہ ہیں: ظرب، ورد، ضریس، ملاوح، سبحہ، بجر۔ تین خچر تھے ایک کانام دُلال تھا عبشہ کے باد شاہ نے بھیجاتھا، آپ ملٹی آئی کے بعد حضرت علی اور حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہم اس پر سوار ہوتے تھے ان

<sup>&</sup>lt;sup>2</sup> V. Garden Chiled, **New Light on the most Ancient East** (Hertford: Routledge and Kegan Paul Ltd, 1954), 110. <sup>3</sup>https://web.archive.org/web/20020105073554/http://library.thinkquest.org/C0110225/civilisations.htm , Accessed on 15.01.2021.

کے بعد محمہ بن حنفیہ کے پاس رہا، دوسرے خچر کانام فضّہ تھاجس کو صدیق اکبر نے ہدیہ کیا تھا۔ تیسرے کانام ایلیہ تھاشاہ ایلہ نے ہدیہ بھیجا تھا۔ ایک گدھاتھا جس کانام یعفور تھا۔

سواری کی دواونٹنیاں تھیں ایک کانام قصواءاور دوسری کانام عضباء تھا، ہجرت کے وقت آپ قصواء پر سوار تھے اور ججۃ الوداع کاخطبہ بھی اسی پر سواری کی دواونٹنیاں تھیں ایک کانام قصواءاور دوسری کانام عضباء تھا، ہجرت کے وقت آپ قصلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر سواری کی ان سوار ہو کے دیا تھا۔ آپ قسلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر سواری کی ان کے نام یہ ہیں:

- \* السكب: يه آپ صلى الله عليه وسلم كاپېلا گھوڑا تھا۔
  - \* المرتجز: بيرايك اعراني سے خريدا گياتھا۔
- \* اللزاز: بيراسكندرييرك بإدشاه مقوقس نے بھيجاتھا۔
- \* الظرب: بدر بيعه بن ابراءر ضى الله عنه نے آپ صلى الله عليه وسلم كو پيش كيا۔
  - \* الورد: يه تميم داري رضي الله عنه نے بطور مديه پيش كيا تھا۔
- \* یعسوب 'الحیف: بیر دونوں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگی گھوڑے تھے۔
- \* اونٹنی قصواتھی،اسے جدعاءاور عضباء بھی کہتے ہیں۔ یہ وہاونٹنی ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تھی۔ 4

حافظ یوسف المزی نے تحفۃ الاشر اف کے اندر متعددایسے واقعات بیان کئے ہیں جس سے دور نبوی میں نظام مواصلات یعنی کہ گھوڑا،اوراسی طرح رسول الله ملتی آیتیم کے خچر مبارک کاتاریخی لحاظ سے دلائل ملتے ہیں آپ نقل کرتے ہیں کہ:

أَخْبُرَنَا أَخْمَدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّقَنَا مَرُوَانُ - وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ صَلِيحٍ الْمُرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْجُرْشِيْ، عَنْ جُبَالِ بْنِ فَنْهٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلِ الْكِنْدِيِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَال رَجُلّ! يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَال رَجُلُّ! يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَال رَجُلًا؛ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ، وَقَالَ: "كَذَبُوا السِّلاحَ، وَقَالُوا: لاَ جِهَادَ قَدْ وَضَعَتْ الْحَرُبُ أَوْزَارَهَا؛ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٍ، وَقَالَ: "كَذَبُوا السِّلاحَ، وَقَالُوا: لاَ جَهَادَ قَدْ وَضَعَتْ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا؛ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ، وَقَالَ: "كَذَبُوا اللَّهُ لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ، وَيَرْدُقُهُمْ مِنْهُمْ، حَتَى تَقُومَ الْقِيَامَةِ، وَهُو يُومَى إِلَيَّ أَنِي مَقْبُوضٌ غَيْرَهُ لَكِهُ اللَّهَ عَلْهُ لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ ، وَيَوْرُونُ فَهُمْ مِنْهُمْ مَعْهُمْ، حَقَى تَقُومَ الْقَيَامَةِ، وَهُو يُومَى يُومَى يُومَى يَقِي اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَيْ اللهُ عَنْهُ وَلَا لَكُونَ عَلْهُ وَلَيْتُ مَاللَّا عَلْهُ وَلَول اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَول اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَول اللَّهُ عَلَيْهُ وَلُول اللهُ عَلَيْهِ وَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَول اللهُ عَلَيْهُ وَلَول اللهُ عَلَيْهُ وَلَا لَولُول عَلْ عَلْهُ عَلَيْهُ وَلَول عَلْ اللهُ الْعَلْمُ الْمَعْمُولُ وَلَا اللهُ عَلْهُ عَلَى اللَّهُ عَلْمُ الْمَعْمُ الللهُ عَلْهُ الْمَلْعُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَمُ الللهُ عَلَيْهُ الللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَول عَلْ اللهُ اللهُ الْمَعْمُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلْمُ الللهُ الْعُلُولُ الللهُ عَلَى الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

<sup>5</sup> حافظ يوسف بن عبدالرحمن المزى، تحفة الاهراف معوفة الإطراف (بيروت: دارالغرب الاسلامي، 1999ء)، 104/4، قم 4563-

<sup>4</sup> ابن القيم الجوزية ، **زاد المعادفي هدى خير العباد** (بيروت: موسة الرساله ، 1998ء)، 133/1

حق کو)ان ہی (گراہ لوگوں) کے ذریعہ روزی ملے گی، یہ سلسلہ قیامت ہونے تک چاتارہے گا، جب تک اللہ کاوعدہ (متقیوں کے لیے جنت اور مشرکوں وکافروں کے لیے جبنم) پورانہ ہو جائے گا، قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی (خیر) بند تھی ہوئی ہے۔ اور مجھے بذریعہ و حی یہ بات بتادی گئی ہے کہ جلد ہی میر اانتقال ہو جائے گا اور تم لوگ مختلف گروہوں میں بٹ کر میری اتباع (کادعوی) کروگے اور حال یہ ہوگا کہ سب (اپنے متعلق حق پر ہونے کادعوی کرنے کے باوجود) ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہوں گے اور مسلمانوں کے گھر کاآتکن (جہال وہ پڑاؤکر سکیں، مشادگی ہے رہ سکیں) شام ہوگا"۔ یعنی کہ اللہ تعالی کی جانب سے لڑائی کی مشروعیت توا بھی ہوئی ہے اتنی جلد یہ بند کیسے ہوجائے گی۔ وہ گر او بدراہ ہوں گے اور انہیں راہ راست پر لانے کے لیے یہ حق پر ست دعوت و تبلیخ اور قال و جہاد کا سلسلہ جاری و قائم رکھیں گے۔ لوگ انہیں جہاد کے لیے اموال اور اسباب وذرائع مہیا کریں گے اور وہ ان سے اپنی روزی (بصور سے مال غنیمت) حاصل کریں گے۔ مفہوم ہے کہ گھوڑوں میں ان کے مالکوں کے لئے بھلائی اور خیرر کودی گئے ہے، اس لیے گھوڑوں کو جنگ و قال کے لیے ہم وقت تیارر کھو۔ ایسے خلفشار کے وقت شام میں امن و سکون ہو گا جہاں اہل حق رہ حکیں گے۔

اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْبَى بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّفَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّفَنَا أَبُوإِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَرَادِيَّ، عَنْ سُهَهَيْلِ بْنِ أَيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهِ مَنْ أَبِيهِ مَنَ لَمُ مُرْةً لِلْمَالَةِ مَنْ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَلَاتُهُ عَلَيْهُ وَمَنَالَةً لَهُ مُرْةً لَا لَهُ وَلاَتُعْتِبُ فِي بُطُومَ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَا لَعْتَبِعُهُمْ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْكُ وَلَا لَعْتَبِيلِ اللّهِ وَلَا لَعْتَبِيلِ اللّهِ وَلَائَعَ بَلِكُ لَلْمَ عَلَيْكُ فَي بُطُومَ اللّهُ عَلَيْهُ إِلاَ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ شَيْعٍ عَلَيْتُ فِي بُطُومَ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَهُ وَلَا لَعْتَلِكُ فَي مُؤْلِقُ اللّهُ عَلَيْكُ وَلِهُ وَلَا لَكُومَ اللّهُ عَلَيْكُ فَي مُؤْلِقُ اللّهُ عَلَيْكُ وَاللّهُ عَلَيْكُ اللّهُ عَلَيْكُ اللّهُ عَلَيْلُ اللّهُ عَلَيْلُ اللّهُ عَلَيْكُ وَاللّهُ وَلَالِمُ الللهُ عَلَيْلُ اللّهُ عَلَيْلُ اللّهُ عَلَيْلُ اللّهُ عَلَيْلُ اللّهُ عَلَيْلُ فَي اللّهُ عَلَيْلُ الللهُ عَلَيْلُ فَي اللّهُ عَلَيْكُ وَاللّهُ وَلَا مَلْ عَلَيْلُ اللّهُ عَلَيْلُ مَالِي الللهُ عَلَيْلُ مَالِكُ مَا اللّهُ عَلَيْلُ مَالِكُ وَالْمُ وَلَيْلُ مَالِكُ مَا الللهُ عَلْمُ الللهُ عَلَيْلُ الللهُ عَلَيْلُ عَلَيْلُ الللهُ عَلَيْلُ اللّهُ عَلَيْلُ مَا الللهُ عَلْمُ الللهُ عَلَيْلُ الللهُ عَلَيْلُ اللّهُ عَلَيْلُ مَا الللهُ عَلَيْلُ الللهُ عَلْمُ الللهُ عَلْمُ الللهُ عَلَيْلُ مَا اللّهُ عَلَيْلُ مَا الللهُ عَلَيْلُ مَا الللهُ عَلَيْلُ مَا الللهُ عَلَيْلُ مَل الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ عَلْمُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللّهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ اللللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللله

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَائَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْخَيْلُ لِرَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ اللَّهِ صَلَيْلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْحٍ أَوْرُوْضَةٍ، فَمَا أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سَثْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي هِي لَهُ أَجْرٌ؛ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْحٍ أَوْرُوضَةٍ، فَمَا أَجْرٌ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلَهَا ذَلِكَ فَاسْتَلَّتْ شَرَقًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ فَاسْتَلَتْ شَرَقًا أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِيَتْ مِنْهُ، وَلَمْ يُرِدْ أَنْ تُسْقَى كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِيَتْ مِنْهُ، وَلَمْ يُرِدْ أَنْ تُسْقَى كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ، فَهَي لَهُ أَجُرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَعْنِيًا وَتَعَقُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ عَزَّوجَلَ فِي وَقَائِ وَلَا لَأَعْلِ الْإِسْلاَمِ فَهِي عَلَى ذَلِكَ وَلَا النَّبِيُّ اللَّهِ عَزَّوجَلَ فِي وَقَائَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْحَمِيرِ فَقَالَ: " لَمْ يَزْلُ فَخُرًا وَرِيَاعً وَنِوَائً لأَهُلِ الْإِسْلاَمِ فَهِي عَلَى ذَلِكَ وَزُرٌ" وَسُئِلَ النَّبِيُّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْحَمِيرِ فَقَالَ: " لَمْ يَزْلُ

<sup>6</sup> يوسف بن عبدالرحمن، تحفة الإثير اف يمعرفة الإطراف، مصدر سابق.

### بحری سفر کے احکام:

فرکورہاورات میں رسول اللہ طافی آئی کے زمانہ اقد س میں گھوڑے اور اس جیسے دو سرے جانور جو کہ قد یم نظام مواصلات کی ایک جامع تاریخ رکھتے ہیں اسکے بعد بحری سفر کے احکام کو بیان کیا جاتا ہے۔ محد ثین کرام اس حوالہ سے لکھتے ہیں کہ : جو کوئی بھی سمندری راستے سے اللہ کے راستے میں بائے اور اس کی موت کا وقت قریب آ جائے تواللہ تعالی خود اس کی روح لیتے ہیں۔ یہ ایک طویل صدیث کا حصہ ہم جو ابن ماجہ میں مروی ہے ، یہ حدیث سمندری راستے سے گزر کر اعلائے کلم قاللہ کے لیے راہ خدامیں جہاد و قال کرتے ہوئے جان دینے والے مجاہدی کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ پوری حدیث کا متن درج ذیل ہے۔ واضح رہے کہ یہ حدیث محد ثین کے اصول کے مطابق ضعیف ہے۔ عن سلیم بن عامر قال: سمعت أبا أمامة یقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: شہید البحر مثل شہیدی البر، والمائد فی البر، وما بین الموجتین کقاطع الدنیا فی طاعة الله، وإن الله عز وجل هکل ملک الموت بقبض الأرواح إلا شہید البحر، فإنه یتولی قبض أرواحهم ویغفر لشہید البر الذنوب کلها، إلا الدین

7 يوسف بن عبدالرحمن، تحفة **الإهراف بمعرفة الإطراف**، مصدر سابق، 262/2-

<sup>8</sup> الذاريات 7:99-8\_

ولیشہبید البحر الذنوب والدین و تحقی میں تین دن کاسفر شرعی اعتبارے اڑتالیس میل کاسفر سمجھاجاتا ہے، اور الڑتالیس میل کے سفر میں ہا آدی مسافر شار ہوتا ہے اور نماز قصر اداکر تاہے، بحری سفر میں یہ مسافت معتبر نہیں، بلکہ یہ دیکھاجائے گاکہ متوسط درجہ کی گئی تین دن میں کئی مسافت طے کرتی ہے، وہی مسافت قصر کے لیے معتبر ہوگی، اور استے سفر کوشرعی سفر شار کیا جائے گا اور نماز قصر اداکی جائے گی، اگرچہ بڑے جہاز اس مسافت کو اپنی تیزر فتاری کی بناپر جلد طے کرلیس۔ 10 شتی اور بحری جہاز کا تلا ( نیچے والاحصہ ) زمین پر ٹکاہوا ہو، تواس میں نماز صحیح ہے اور زمین پر مستقر نہیں تو بعض نے امکان خروج کے باوجود نماز کی صحت کا قول کیا ہے، گر رائے ہے ہے کہ اس صورت میں کشی اور جہاز کے اندر نماز صحیح نہیں، بابر نکل کر پڑھے، بلکہ چلتی کشی کو بھی کنارے لگا کر نکانا ممکن ہو تو تول رائے کی بناپر اس میں بھی نماز درست نہیں، اگر ملاح کشی کنارے میں اگر کھڑے ہوئی کشی کنارے میں اس کا اعادہ واجب ہے۔ 11 چلتی ہوئی کشی میں اگر کھڑے ہوگر کر نماز کی اور نہو ہو ای و بالا فیاتی بیٹے کر نماز ادا کی جائے گی اور اگر قدرت کے باوجود بیٹے کر نماز پڑھے توامام ابو صفیفہ نماز درست نہیں، اس پر سبھوں کا اتفاق ہے کہ اگر صورت حال ایک ہو کہ سر میں چکر آتا ہو تو بیٹے کر نماز ادا کی جائی ہو کہ سر میں چکر آتا ہو تو بیٹے کر نماز ادا کی جائی ہو کہ سر میں چکر آتا ہو تو بیٹے کر نماز ادا کی جائی ہوں کہ سر میں چکر آتا ہو تو بیٹے کر نماز ادا کی جائی ہوں کہ سر میں چکر آتا ہو تو بیٹے کر نماز ادا کی جائی ہوں کہ سر میں چکر آتا ہو تو بیٹے کر نماز ادا کی جائی میں اشارہ سے نماز دورست نہیں، اس پر سبھوں کا اتفاق ہے کہ ساحل پر اثر کر نماز پڑھے، جو مختص رکوع وار سبتہ نہیں، اس پر سبھوں کا اتفاق ہے کہ ساحل پر اثر کر نماز پڑھے، جو مختص رکوع وار سبت نہیں۔ اس حال ہو سبے نماز ادا کی اور سبت نہیں۔ اس حوالہ سبت تاموں الفقہ لکھے ہیں کہ :

"کشتی میں نماز کے دوران بھی سمتِ قبلہ کااستقبال ضروری ہے، نماز کی ابتدااتی طرح کرے، پھر جوں جوں کشتی گھومتی جائے، اپنا رُخ قبلہ کی طرف بدلتا جائے، کشتی میں اقامت کی نبیت معتبر نہیں، بلکہ جب تک خشکی پر نہ آ جائے، مسافر ہے، ان تمام احکام میں جو تھم کشتی کا ہے، وہی بحری جہازوں کا ہے "<sup>12</sup>۔

### كارانشورنس:

ند کورہ صفحات میں بحری سفریعنی کہ بحری جہازاور کشتی وغیرہ کے بچھ مخصوص احکام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انکوذکر کیا گیا۔ اس سلسلہ میں کار انشور نس جو کہ موجودہ دور میں طوالت اور پورے مسلم ممالک میں بھیلتی جارہی ہے ، کیا یہ جائز ہے ؟ تو یہاں فتوی کوذکر کیا جاتا ہے کہ جبیباد و سری چیزوں کی انشور نس کر وانا جائز نہیں ہے ، (لا کف انشور نس وغیرہ) اسی طرح کارا نشور نس کر وانا بھی جائز نہیں ہے : سوال نمبر 6436 : کیا گاڑی کا انشور نس جائز ہے یا نہیں جب کہ ملکی قانون جرنہ کرتا ہو لینے پر مگر کبیر نقصان سے حفاظت کے لئے کے ہر مہینے یا ہفتے اتنا پیسہ دوگے احتمالی نقصان پر اگر نقصان ہوا تو تمہارا نفع اور اسکا نقصان اور اگر نہ ہواا نشور نس والوں کا نفع ہے مگر آپ کے پیسے سے زیادہ خرابی ہویا کم وہ انشور نس والے بھریں گے۔ ؟جواب نمبر: 64361

<sup>&</sup>lt;sup>9</sup> امام ابن ماجه ، **السان .** باب فضل غز والبحر ، رقم 2778\_

<sup>10</sup>مفتى محمد شفيع، جوابر الفقد (كرا يى: اداه معارف القرآن، 2010)، 83/3-

<sup>11</sup> مفتي رشيد ، احسن الفتاوي (كراجي: انتجابم سعيد كمپني ، 1425 هـ) ، 89/4-

<sup>&</sup>lt;sup>12</sup> خالد سيف الله رحماني، **قاموس الفقه** (كراجي: زمز مزم پېلشر ز، 2007ء)، 290/2-

بسم الله الرحمن الرحيم انثور نس جان كابويا گاڑى كا،اس ميں سوداور قمار (جوا)دونوں پائ جاتے ہيں،اوريدونوں چيزيں نم جب اسلام ميں قطعی طور پر حرام وناجائز ہيں ؛اس ليے اگر كى ملك ميں گاڑى سڑك پر لانے كے ليے گاڑى كا انثور نس كرانا قانونى طور پر لازم وضر ورى نہ بوتو لائف انشور نس كى طرح گاڑى كا انثور نس بھى حرام وناجائز ہوگا، قال الله تعالى :وأحل الله البيع وحرم الربا الآية (سوره بقره، آيت: ٢٧٥)، يأيها الذين آمنوا إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطن فاجتنبوه لعلكم تفلحون (سوره مائده، آيت: ٩٠)، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله حرم على أمتي الخمر والميسر (مسند احمد ٢: ٣٥١، حديث نمبر: ٣٥١)، ﴿ وَلَا تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ﴾ أي بالحرام، يعني بالربا، والقمار، والغصب والسرقة (معالم التنزيل ٢: ٥٠)، لأن القمار من القمر الذي يزداد تارةً وينقص أخرى ـ وسمى القمار قمارًا؛ لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه، وبو حرام بالنص (شامى، كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء، فصل في البيع ٢٥٠٧، مطبوعه: مكتبه زكريا ديوبند) 13

# ڈاکٹر علی جمعہ کافتوی:

مندرجہ بالا میں گاڑی کی انشور نس کے عدم جواز پر دارالعلوم دیو بند (انڈیا) کافتوی ذکر کیا گیا، جبحہ ذیل میں ڈاکٹر علی جمعہ کا تفصیلی و جامع فتوی ذکر کیا جائے گا، جس میں بیاظہر من الشمس کی طرح واضح ہو جائے گا کہ گاڑی کی انشور نس ناجا نزاور موجب عتاب و گناہ ہے بیہ فتوی 2006 کو شائع کیا گیا تھا:
عوالی: کیا شریعت میں حمل و فقل کی گاڑیوں کا مکمل انشور نس جائزہے ؟ تاکہ روڈ کے حادثات یا آتخرد کی بیان گاڑیوں کی چوری ہونے کی صور سے میں مالی معاوضہ مل سکے ؟ ماضی میں مصری دار الا فتاء نے انشور نس جائزہ جس میں حسب ذیل مضمون آیا تھا: چو نکہ انشور نس بیاس معلی معاوضہ مل سکے ؟ ماضی میں مصری دار الا فتاء نے انشور نس پر ایک فتوی جاری کیا تھا جس میں حسب ذیل مضمون آیا تھا: چو نکہ انشور نس بیشول اس کے مختلف اقسام کے نئے معاملات کے زمر ہے میں شامل ہے جسکے جواز اور عدم جواز کے بارہ میں براہ راست کوئی شرعی تصریحات بھور و نہیں ہے ۔ بالکل اس طرح جس طرح بیکوں کا مسئلہ ہے ۔ اس لئے اس کا کار و بار فقہ کے باہرین کے اجتہادات اور عمو می نوعیت کی تصریحات کور جود نہیں ہے۔ بالکل اس طرح جس طرح بیکوں کا مسئلہ ہا کہ کار و بار فقہ کے باہرین کے اجتہادات اور عمو می نوعیت کی تعرکر و الله تھی ہی تحکیل المحقق ہو کہ کی مدد کر داور گناہ اور انگاہ ہو آئ الله تھی ہوئی آئی المحقق ہو گائے کہ مسئل اللہ علیہ و سلم کا بیار شاد: «مَقَلُ الله قَلُومِنِينَ فِی شَوَادِ مِن الله مِن اللہ علیہ و سلم کا بیار شاد: «مَقَلُ الله قَلُومِنِينَ فِی شَوَادِ مِن الله مِن اللہ ہو جاری کی کر کم صلی اللہ علیہ و اللہ ہو وائی اور ان کی باہمی الفت اور ان کی باہمی الفت اور ان کی باہمی الفت اور ان کی باہمی میں میں بین ہی جم کی طرح ہیں اگر اس کے کی ایک عضو کو تکلف پنجتی ہے تواس کی باہمی الفت اور ان کی باہمی و خوابی اور ان کی باہمی ہی ہیں و بتا ہی بہی ہی ہی دردی میں ایک ہی میں دوبیت کی ہی و غیرہ و غیرہ اس سلسلے میں بکشرے وار وار و ضی میں فقہائے کر ام نے اجتہاد کیا ہے ۔ انشور نس کی تین تشمیں ہیں : 10

۱) لین دین کاانشورنس: اوریه انشورنس افراد کے ایک گروپ یا تنظیموں کی طرف سے انجام دیاجاتا ہے تاکہ ایک دوسرے کے ممکنہ نقصان کے لئے معاوضہ فراہم کیاجا سکے .

<sup>&</sup>lt;sup>13</sup> https://darulifta-deoband.com/home/ur/Interest--Insurance/64361, 25.01.2021.

<sup>14</sup> http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 26.01.2021.

۳): تجارتی انشورنس: انشورنس کی بیونسم مشتر که سرمایه کار کمپنیوں کی طرف سے انجام دی جاتی ہے جواسی مقصد کے لئے قائم کی جاتی ہیں. پہلی اور دوسری قسم کے متعلق تقریبا پورا پورا اتفاق ہونے کے قریب ہے کہ بید دونوں اسلامی شریعت کے اصولوں پر اترتی ہیں کیونکہ بید دونوں اصل میں ایک عطیه کی صورت ہیں اور نیکی اور تقوی میں باہمی تعاون ہے، اور مسلمانوں کے در میان باہمی ساجی ہمدر دی کے اصول کی تعمیل ہے اور جس میں منافعہ کمانے کا جذبہ بھی نہیں ہوتا ہے، اور لاعلمی یا دھو کہ دہی کے خدشے کی وجہ سے بیہ معاملہ فاسد قرار نہیں دیا جائے گا، واضح رہے کہ ان دونوں صور توں میں انشور نس کی اداکر دہ قسطوں سے بڑھکر لی جانے والی رقم سود نہیں ہوگی کیونکہ بیاضافی رقم مدت کے بدلے میں نہیں ہے بلکہ وہ قو حادثات کے نقصان کو پوراکرنے کے لئے ایک قسم کاعطیہ ہے۔ 15

تیسری قتم: تجارتی انشورنس-اوراسی میں لائف انشورنس بھی شامل ہے-اس کے بارے میں سخت تنازعہ اور اختلاف ہے: علمائے کرام کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ اس قتم کے معاطے میں دھوکہ کا پہلو ہونے کی وجہ سے حرام ہے، اور ان کی نظر میں اس میں جوااور شرطاور سود کا شائبہ بھی ہجی ہے، جبکہ دوسری جماعت کا خیال ہے کہ تجارتی انشورنس بھی جائز ہے اور اس میں اسلامی شریعت کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہے، کیونکہ یہ بھی بنیادی طور پر ساجی ہمدردی اور نیکی پر باہمی تعاون پر مبنی ہے، اور اصل میں یہ بھی ایک عطیہ ہے، لین دین نہیں ہے. آخر الذکر جماعت کی دلیل فرآن و سنت اور معقولی دلیل پر مبنی ہے، قرآن کی دلیل میں اس آیت مبارکہ کو پیش کرتے ہیں: ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اَ مَمنُوا وَوَوَ اَلَّا لَيْ اِینَ اَلْحَقُودِ ﴾ 16 اسے بیان والو! اپنے قول پورے کر و'ان کا استدلال ہے ہے کہ "عقود" کا لفظ عمومی معنی کا حامل ہے جو سارے معاملات کو شامل ہے اور انہیں معاملات میں سے ایک انشورنس بھی ہے لہذا اس میں انشور نس سمیت دیگر تمام معاہدے شامل ہیں، اور اگر یہ معاملہ ناجائز ہوتا تو حضرت نبی کر یم صلی اللہ علیہ و سلم نے بیان فرماد ہے، اور جب حضرت نبی کر یم صلی اللہ علیہ و سلم نے بیان نہیں فرما یا تو یہاں عمومی معنی ہی مراد

:: ١) ان کا استدلال بہ ہے کہ "عقود" کا لفظ عمو می معنی کا حامل ہے جو سارے معاملات کو شامل ہے اور انہیں معاملات میں سے ایک انشور نس بھی ہے۔ لہٰذااس میں انشور نس سمیت دیگر تمام معاہدے شامل ہیں، اور اگر بیہ معاملہ ناجائز ہوتا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے بیان فرمادیت، اور جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمایا تو یہاں عمو می معنی ہی مراد ہوگا اور انشور نس کا معالمہ اس عام معنی کے تحت مندر ج ہوگا۔ اس کی دلیل میں ایک حدیث بھی ہے، عمرو بن یثر بی ضمری سے روایت کی گئ ہے، ان کا کہنا ہے کہ میں مقام منی میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں شریک تھا، انہوں نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا تھا: «کسی آدمی کے لئے اپنے بھائی کے مال میں سے جائز نہیں مگر وہی جو اس کی خوش دلی سے ہوگا۔ والے کی خوش دلی شامل ہواور کی خوش دلی سے ہوگا۔ اور ان کی عقلی کے مال میں بھی دونوں فریق مخصوص طریقہ یہ مال کے لئن دین پر باہم رضا مند ہوتے ہیں للذا حلال ہوگا۔ اور ان کی عقلی بہمی رضا مند کی ہو ، انشور نس میں بھی دونوں فریق مخصوص طریقہ یہ مال کے لئن دین پر باہم رضا مند ہوتے ہیں للذا حلال ہوگا۔ اور ان کی عقلی

<sup>15</sup> http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 26.01.2021.

<sup>16</sup> المائدة 1:5-

<sup>&</sup>lt;sup>17</sup> http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 26.01.2021.

دلیل مدہے کہ انشورنس کی رقم توانشورنس میں شامل ہونے والے کی طرف سے ایک قشم کاعطیہ ہے وہ اس طرح کہ وہ اپنی ادا کر دہ قسط کو عطیہ کر دیتاہےاور شمپنی کی طرف سے بھی ایک عطیہ ہے کیونکہ شمپنی انشورنس کی قیت کوعطیہ کردیتی ہے اور نقصانات کو تقسیم کرتی ہے اور نقصان زدہ کے بوجھ کوہاکا کرنے پر تعاون کرتی ہے،اوراس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے.اسی طرح ان حضرات نے عرف عام سے بھی استدلال کیاہے کہ اس طرح کے معاملات پر لو گوں کا عمل بھی چل پڑا ہے اور عرف عام قانون سازی کے سرچشموں میں سے ایک سرچشمہ ہے جبیبا کہ مشہور و معروف ہے اسی طرح انہوں نے "مصلحت مرسلہ" (یعنی ایبامفاد جس سے شریعت خاموش ہے )سے بھی استدلال کیا ہے. نیز تجارتی انشورنس اور معاونتی اور معاشرتی انشورنس کے در میان کئی بکسانیت کے پہلو ہیں جنکے جوازیر اجماع ہے اور جو شریعت کے اصول کے موافق ہیں،اس کا بھی تقاضا یہی ہے کہ اس پر بھیان دونوں کاہی تھم جاری ہوللذا حلال ہے . <sup>18</sup>مزید یہ کہ انشورنس کے معا<u>ملے می</u>ں کوئی ممنوع ابہام بھی نہیں ہے کیونکہ یہ توایک عطبیہ کامعاملہ ہے لین دین کامعاملہ توہے نہیں کہ ابہام کی وجہ سے ناجائز ہو جائے ، نیزاس میں جوابہام ہے وہ شر کاء کے در میان کو ئی لڑائی جھگڑے کا باعث نہیں بنتاہے، کیونکہ بکثرت لوگ اس معاملہ میں شریک ہوتے ہیں اور بیہ معاملہ بہت پھیل چکاہے، ہر ہر شعبہ میں اس پر عمل ہور ہا ہے ،اور جو چیز لو گوں میں اس طرح پھیل جائے اور لوگ بھی اس سے راضی ہوں اور تنازعات سے بھی پاک ہواسکے ممنوع ہونے کا کوئی معقول سبب نہیں ہے. مزیدیہ کہ شریعت میں یہ طے شدہ ہے کہ عطیات کے معاملوں میں نرمی سے کام لیا جاتا ہے اور بہت سارے ابہاموں کو نظرانداز کر دیاجاتاہے برعکس تجارتی معاملات کے جس میں تھوڑا بھی ابہام قابل قبول نہیں ہے۔<sup>19</sup> نیز ابہام یادھو کہ کا تصور توجب ہو سکتاہے اگرایک شخص اور کمپنی کے درمیان انفرادی طور پر معاملہ ہو ، لیکن اب توانشورنس تمام اقتصادی شعبوں کا جزبن گیاہے ،اور کمینیاں خو داینے ملاز مین کا اجتماعی انشورنس کرانے لگی ہیںاور ہر فر دیہ جانتاہے کہ کتنی رقم ادا کر یگااور پھر بعد میں کتنی رقم حاصل کر یگالہذااس میں کوئی ایسابڑاا بہام یادھو کہ کا شائیہ نہیں رہاجو عدم جواز کی باعث بن سکے ،اسی طرح انشور نس کے معاملے میں جواکامفہوم بھی نہیں پایاجاتا ہے کیونکہ جواکاانحصار قسمت اور نصیبا پر ہوتاہے جبکہ انشورنس تو باضابطہ اصولوں اور با قاعدہ منصوبوں پر مبنی ہے اسی طرح اس میں باضابطہ معاہدہ بھی ہوتاہے . <sup>112</sup> انشر ق للتأمين " اوراس طرح کی دیگرانشورنس کی کمپنیوں سے بشمول تمام انواع واقسام کے دستاویزات کی تحقیق اور چھان بین کے بعدیہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ ان کے اکثر وبیشتر اصول وضوابط انتظامی نوعیت کے قواعد ہیں جوانشورنس کی کمپنیوں کی جانب سے رکھی گئی ہے جن کوا گرمعاملہ کرنے والامنظور کر لے توان کی پابندی ضروری ہو جاتی ہے،اور بیراصول و تواعد مجموعی طور پر اسلامی شریعت کے منافی نہیں ہیں، لیکن ان میں سے پچھ تواعد وضوابط ا پسے ضرور ہیں کہ جن کو سرے سے کالعدم کر نایاان میں کچھالیی ترمیم کی جانی ضروری ہے جس کی بنیادیر وہ اسلامی شریعت کے موافق ہو جائے اور انشورنس کمپنیوں کے نمائندوں کے ساتھ اجلاس میں طے شدہ اصول کے مطابق ہو جائے، یہ اجلاس مفتی اعظم مصر کی زیر صدارت مصری دار الا فياء ميں بتاريخ ۲۰/۳/۱۹۹۷ منعقد ہوا تھا. اور وہ قابل ترميم فقرے حسب ذيل ہيں۔

<sup>18</sup> http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 26.01.2021.

<sup>19.</sup> ملاحظه فرمائين (الفروق للقرافي طبعة دار إحماءا لكتب العربية سنة 1344ه-15 ص 151، حاشية ابن عابدين ج5ص 416:429.. والقواعد الفقصة لا بن رجب (القاعد ة الخامية بعدالمارة)،الموسوعةالفقهية حرفغ مادة غررج 115ص160)\_

<sup>&</sup>lt;sup>20</sup> http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 26.01.2021.

۱۔ جس فقرے کے مضمون میں ہے: "تمام قسطوں کو بلا کم وکاست واپس کر دیا جائے گا اگروہ شخص جس کا انشور نس ہوا ہے انشور نس کی متعینہ مدت کے اختتام کے وقت بقید حیات ہو"اس فقرے کی ترمیم حسب ذیل مشمولات میں ہونی چاہئے" تمام قسطوں کو اور سرمایہ کاری کے نتیج میں ماصل شدہ فوائد کو بلا کم وکاست واپس کر دیا جائے گا اگروہ شخص جس کا انشور نس ہوا ہے انشور نس کی متعینہ مدت کے اختتام کے وقت بقید حیات ہو اور کمپنی نے جو بھی انتظامی کام انجام دیے تھے ان کے معاوضے کو متعین فیصد کے لحاظ سے منہاکر لیا جائے گا ا

۲۔ دسوال فقرہ جس کامضمون میہ ہے"ا گراتفا قااییاہو جائے کہ رجسٹری جیجنے کے باوجود معاملہ کرنے والے نے مقررہ مدت میں قسط کوادا نہیں کیااور پہلے کے تینوں سالوں کی قسطیں بھی مکمل طور پر نہیں ادا کی گئیں تھیں توانشورنس کا میہ معاہدہ کالعدم سمجھا جائے گااوراس کی تنبیہ بھی لاز می نہیں ہوگی،اوراداکردہ قسط کمپنی کی کمائی کردہ حق سمجھی جائے گی"

اس مضمون کو ترمیم کر کے بوں کیا جانا چاہئے:''....اورادا کر دہ قسطیں معاملہ کرنے والے کو واپس کر دی جائیں گی اوراس میں سے نمپنی کی طرف سے پیش کر دہ خدمات کے معاوضے میں دس فیصد سے زیادہ نہیں کا ٹی جائے گی ''تا کہ سمپنی لو گوں کے مالوں پر باطل طریقے سے قابض نہ ہو۔ ۳۔"انشورنس کے معاہدہ سے پید ہونے والے تمام حقوق کا مطالبہ اس صورت میں ساقط ہو جائے گاا گرانشورنس کے حقدار تقاضہ نہ کریں، یا نمپنی کو وفات پر دلالت کرنے والے شواہد نہ پیش کریں"اس فقرے کو کالعدم کر ناضر وری ہے ، کیونکہ ایک حق جب ثابت ہو گیاتو کسی بھی صورت میں ساقط نہیں ہو گاا گرجہ انشورنس کے مالکین اس کا تقاضانہ کریں ،اور د س سال گزر جانے کے بعدوہ مال مسلمانوں کے بیت المال کو حوالہ کر دیاجائے گا۔ اسی قاعدہ کادوسرا فقرہ جس میں آیاہے:".....اسی طرح وفات کے واقع ہونے کے وقت سے تین سال گزر جانے کی وجہ بات پرانی ہوجانے سے بھی حقدار کا حق ساقط ہو جائے گااور وہاس معاہدہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حقوق کے تقاضے کے لئے نمپنی کے خلاف مقد مہ دائر کرنے کا حق نہیں رکھیں گے ''اس فقرہ میں حسب ذیل ترمیم کر کے یوں کر دیناچاہئے (..... تینتیں سال گزر جانے کے بعد تقاضا کاحق ساقط ہو جائے گا) کیونکہ اسلامی شریعت کے فقہائے کرام کے نزدیک شہری حقوق میں مقدمہ دائر کرنے میں کوتاہی سے کسی بھی مسئلے کے سر دیڑ جانے پایرانی ہو جانے کی مدت ہے . <sup>22</sup>بہر حال سوال مذکور کی صورت میں انشورنس بشمول تمام اقسام ایک معاشر تی ضرورت بن چکی ہے ،اور زندگی کے حالات کے بھی تقاضے بھی کچھاسی طرح ہیں جن سے بے نیازی ممکن نہیں رہی، کیونکہ نجی اور عام کار خانوں اورا قصادی کمپنیوں میں کام کرنے والے لو گوں کی ایک بڑی تعدادیائی جاتی ہے،اور کمپنی اپنی اپنی یو نجی کا تحفظ کرتی ہے تاکہ اس اقتصاد کی حفاظت کے سلسلے میں اپناواہت کر دار ادا کر سکے کیونکہ وہی زندگی کی روح رواں ہے ،اسی طرح اپنے ملاز مین کا بھی تحفظ کرتی ہے تاکہ حاضر ومستقبل دونوں میں ان کی زندگی محفوظ رہیں،اور انشورنس کا مقصد فائدہ پاناجائز کمائی کرنا نہیں ہے. <sup>23</sup>بلکہ صحیح تو یہی ہے کہ اس کا مقصد باہمی مالی تعاون اور ایک دوسرے کی امداد کرنااور ایک د وسرے کو نصرت وحمایت فراہم کرناہے تاکہ معاشرے کے افراد کو پیش آنے والے حادثات اور خطروں کو دور کیا جاسکے اور انشورنس تو بالجبر وصول کیاجانے والا کوئی ٹیکسس توہے نہیں بلکہ وہ توایک قشم کا نیکی اور ایثاریرایک دوسرے کی اعانت اور مدد کی فراہمی ہے اور نیکی اور ایثار کا تواسلام

<sup>&</sup>lt;sup>21</sup> http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 26.01.2021.

<sup>&</sup>lt;sup>22</sup> http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 26.01.2021.

<sup>&</sup>lt;sup>23</sup> http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 26.01.2021.

میں واضح تھم موجود ہے،اور دنیا کے سارے ممالک نے اپنی قوموں کی ترقی اور اپنے شہریوں کے فلاح و بہبود کے لئے انشورنس کے نظام کواپنایا ہے اور مذھب اسلام نے بھی اپنے ماننے والوں کے لئے اس کادروازہ بند نہیں کیا ہے کیونکہ اسلام توترقی، تہذیب اور ضابطہ کا ایک مذہب ہے۔<sup>24</sup> انشور نس کلیم حادثہ بررقم کی وصولی:

ند کورہ صفحات میں یہ بات واضح ہو گئی کہ گاڑی کی انشورنس کرواناجائز نہیں ہے ،ایباکر ناموجب عمّاب اور خداتعالی کے غضب کو دعوت دینا ہے۔ اب اس سلسلہ میں اگر کسی شخص نے انشورنس کی رقم جو کہ گاڑی کے نقصان ہونے کی صورت میں میسر آئی تھی تواس کا شریعت مطہرہ اور علائے کرام کیا حکم صادر فرماتے ہیں ؟ توذیل میں اسی فتوی کوذکر کیاجاتا ہے:

سوال نمبر: 159643: ایک صاحب ہیں۔ ان کے بھائی کا ایک سڑک حادثے میں انتقال ہو گیا تھا وہ بانگ سے تھے اور سامنے والی گاڑی کوئی پک اپ وغیرہ تھی مرحوم کے بھائیوں نے اس گاڑی والے پر کیس کیا تو لگاتار سات سال تک کیس لڑنے کے بعد عدالت نے ان کے حق میں یہ فیصلہ دیا کہ ان کو مرحوم کے بھائیوں نے اس گاڑی والے پر کیس کیا تو لگاتار سات سال تک کیس لڑنے کے اور بیر تم ہاں انشور نس کمپنی کو دینی ہوگی جس کمپنی کا مارنے والی گاڑی کا ان نے والی گاڑی کا ان نے والی گاڑی کا مرحوم کے لواحقین کو 200000 دولا کھر و پے کا کلیم دیا جائے اور بیر تم پاس جارا کی سال میں بچپاس ہزار) ملنے تھے پھر اس بچپاس ہزار روپے پر تقریباً 15 ہزار سے زائد بیاج (انٹر سٹ) کے روپ بھی لگتار ہاتو کل رقم چار سال میں دولا کھ ساٹھ ہزار سے بچھ زائد ملی ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ بیاج تو حرام ہے ہی لیکن کلیم (انشور نس) کے روپ بھی حرام ہیں یا نہیں یا پھر انہیں کہاں استعال کر سکتے ہیں؟ برائے کرم جلد از جلد جواب عنایت فرمائیں اور عند اللہ ما بور ہوں اور عند الناس مشکور خیر ا

## جواب نمبر:159643

بسم الله الرحمن الرحيم صورت مسئوله مين سر ك حادثه الركاري والهي اور غلطى كي وجه يين آيا به توية قتل خطاب، جس مين قاتل كي عاقله يرديت لازم هوتي به اور غير اسلامي ممالك مين انثورنس كم ين عرفاً وقانوناً عاقله كي قائم مقام بن گئي به المذاانشورنس كي عن قائم الله بين عرفاً وقانوناً عاقله يرديت لازم هوتي به المذاانشورنس كي مالك مين انشورنس كي المينان الركاري واستعال كرني كنوائش به الكين الركاري والمرابي الركاري غلطي نهين تقي المينان على المينائر عام المرابي المرك والمنالث خطأ وبسو نوعان . . . وموجبه الكفارة والدية على العاقلة والأثم دون الإثم . (الدر المختار مع رد المحتار: ١٠ ا١٧١١) كتاب الجنايات) 25

# ماصل بحث:

شریعت اسلامیہ میں فقہ ہماری زندگی کے ہر شعبہ کی را ہنمائی کرتی ہے، زندگی کا کوئی بھی ایسا پہلو نہیں ہے جس میں شریعت اسلامیہ کے تحت کسی بھی مسئلہ سے آگاہی نہ ملتی ہو۔ موجودہ دور میں امت مسلمہ کو چاہئے کہ اپنے ارد گرداور خاندان میں معائنہ کریں کہ کوئی ان امور غیر شرعیہ کا ارتکاب تو نہیں کر رہا، اگر ایسا ہو تو قرآن و سنت اور علماء فقہاء کرام کے دلائل سے انکو قائل کریں تاکہ تمام مسلمان شریعت اسلامی کے قانون و ضوابط کی پیروی کر سکیں اور اللہ اور اسکے رسول کی ناراضگی سے نے سکیں۔

<sup>&</sup>lt;sup>24</sup> http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 28.01.2021.

<sup>&</sup>lt;sup>25</sup> https://darulifta-deoband.com/home/ur/Interest--Insurance/159643, Accessed on 28.01.2021.

### كتابيات:

- \* ابن القيم الجوزيين **زاد المعادفي هدى خير العباد** (بيروت: موسة الرساله، 1998ء)،
  - \* ابن رجب القواعد الفقهية (القاعدة الخامسة بعد المائة)،الموسوعة الفقهية
- \* حافظ بوسف بن عبد الرحمن المزى، تحفة الإشراف بمعرفة الإطراف (بيروت: دار الغرب الاسلامي، 1999ء)
  - \* خالد سيف الله رحماني، قاموس الفقه (كرا جي: زمز مزم پبلشر ز، 2007ء)
    - \* مفتى رشيد، احسن الفتاوى (كراچى: انتجاميم سعيد كمپني، 1425هـ)
    - \* مفتى محمد شفيع، جوام الفقه (كراجي: اداه معارف القرآن، 2010)
- \* Andre Gander Frank, **Reorient: Global Economy in the Asian Age** (Los Angles: University of California Press, 1994)
- V. Garden Chiled, New Light on the most Ancient East (Hertford: Routledge and Kegan Paul Ltd, 1954)
- \* http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 26.01.2021.
- \* http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 26.01.2021.
- \* http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7 , Accessed on 26.01.2021.
- \* http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 26.01.2021.
- \* http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7, Accessed on 28.01.2021.
- \* https://darulifta-deoband.com/home/ur/Interest--Insurance/159643, Accessed on 28.01.2021.